KIM-1, FARMAN 60-84 (6)

(46) Farman 60

تمہارا مذہب انتہائی اعلیٰ اور سچا ہے۔ یہ آج سے نہیں، بلکہ ازل سے اعلیٰ ہے۔ یہ دین تمہیں پیر صدر دین نے ڈھونڈ کر، ہاتھ کر کے دیا ہے، اسکو سنبھالنا تمہارے لئے واجب ہے۔ یہ اسماعیلی دین، تمام ادیان سے انتہائی اعلیٰ ہے۔ یہ تمہارے ہاتھ میں آیا ہے، اسکو سنبھالو، تو ہم راضی ہوں۔ تم ہم جیسے بنو۔ ہم بھی سندھی ہیں۔ ہمارا جنم بھی سندھ میں ہوا ہے، تو تم بھی ہم جیسے بنو۔ کسی بھی جاے کا جنم ہندوستان میں نہیں ہوا۔ تم بہت ہوشیار بنو۔ سب جماعت آپس میں اخلاص رکھے تو ہم بہت راضی ہونگے۔ تمہیں ہیرے، موتی، جواہرات عطا کیے ہیں۔ اُنہیں تم پہچانتے نہیں ہو اور پھینک دیتے ہو، اس میں تمہیں بہت نقصان ہے۔ لہٰذا اچھی طرح سنبھالو۔ ہم نے تمہارے پاس جواہرات کی گٹھری کھول کر تمہیں بتائی ہے، اسے تم اچھی طرح سنبھالو۔

تمہارا مذہب انتہائی اعلیٰ ہے۔ خانہ وادان

(48) Farman 62

فرشتے جیسی نیکی کرو، تاکه لوگ کہیں که آغا خان کے مُرید کیسے فرشتے جیسے ہیں؟

(51) Farman 65

انسان میں دو گروہ ہیں۔

پہلا حیوان کی صورت میں ہے۔

دوسرا ملائک کی صورت میں ہے۔ حیوان بننا یا ملائک بننا یه انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔

عقلمند انسان پر لازم ہے که اچھے راستے پر چلے اور ملائک کے درجے پر پہنچے۔

تم غافل ہو۔ تمہیں معلوم نہیں۔ انسان زندہ ہے، اُسے پیسے دیں اور وہ بیوپار کرے. بیوپار میں نفع ہو تو ٹھیک ہے، مگر نقصان ہو تو وہ غلط کام ہے ۔

ہمارا مقصد بیوپار کے لئے نہیں ہے، بلکه آخرت کے فائدے کے لئے ہے۔

ہم مرد درویش ہیں، اسلئے ہم تمھیں حق فرمان فرماتے ہیں۔

ہمارے فرمان کی خبر تمہیں آخرت میں پڑے گی۔ دُنیا میں تمہیں پته نہیں چلے گا۔ وہاں سب نظر آئے گا۔ وہاں کالے منه والے اور سفید منه والے دکھائی دیں گے۔ کالے منه والے کہیں گے که ہم نے اچھے اعمال کئے ہوتے تو اچھا ہوتا۔

مومن کے لئے پہلا کام یہ ہے کہ حیوان کی حالت کو چھوڑ دے۔ حیوان کی حالت ہے وہ بَد ہے۔

فرشتہ بننا ہو تو بَد نظر چھوڑ دو۔

بری نظر نہ کرے، تب ہی دل ثابت (مضبوط) رہے گا۔

دل ثابت ہوگا تو ایمان ثابت رہے گا۔

تم سب دن اور رات خیال کرو کہ ایمانی گروہ پاک ہے اور "ایمان نُور ہے"۔

میل ہوگا تو ایمان پیدا نہیں ہوگا۔ شک ہوگا تو دل میں گناہ پیدا ہوگا۔ اور میلے دل میں شک پیدا ہوگا۔

ایمان کے ساتھ حاضر جامے کا فرمان ماننا۔

جس طرح مُرتضیٰ علیؑ کا فرمان مانتے تھے۔ اسی طرح ہمارے فرمان مانو۔

ابھی جس طرح تم سے ملاقات کرتے ہیں، اسی طرح آخرت میں بھی ملاقات کریں گے۔

تم ایسے کام نہیں کرو کہ آخرت میں پچھتانا پڑے۔

دین کی باتیں ایک دوسرے کو سناؤ۔ نہیں سناؤ گے تو گناہ ہونگے. تم حق کی بات جانتے ہوگے، اسکےباوجود دوسروں کو نہیں کہو گے تو تمہیں گناہ ہونگے۔

تمام جماعت پر لازم ہے کہ دین پر خیال کر کے چلے۔ خیال کرو کہ خُداوند تعالیٰ نے تمہیں کس لئے پیدا کیا ہے؟ مر جاؤ گے تب آخرت میں کیا جواب دو گے؟ پھر بھاگ کر کہاں جاؤ گے؟ وہاں کوئی جنگل نہیں ہے کہ اُس میں سے بچ کر نکل سکو گے۔

آج کہاں ہو؟ پھر کہاں ہوں گے؟ پہلے کہاں تھے؟

تم گائے یا بیل جیسے جانور نہیں ہو، انسان ہو۔

خیال کرو کہ ماں کے پیٹ میں کیسے تھے؟ تمھارا روح کیسا تھا؟ تب کیا کرتے تھے؟ تم ہمیشہ غفلت میں ہو۔

دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے، دو تین چار گھنٹے دین کا کام کرنا تم پر واجب ہے۔ دو گھنٹے بیٹھ کر دین کاخیال کرنا وہ بھی تم پر واجب ہے۔ تمھارے لۓ تمہیں کیا کرنا اسکا خیال کرو۔ خیال کر کے اسکی معنی نکالو۔

بچوں کے لئے رنگ لو گے تو وہ لال اور ہرا رنگ پسند کرے گا، خراب رنگ ہوگا تو پھینک دے گا۔ اسی طرح تمھارا دین الماس جیسا ہے۔

الماس کیا ہے اور شیشہ کیا ہے؟ وہ سب ہمیں روشن ہے۔ تم بچوں کی طرح دین کو دور کر کے دُنیا کےساتھ کھیلتے ہو، ہمیں سب روشن ہے۔

خُدا کا نُور ہے، وہ روشنی ہے۔

خُدا سے خیال باندھے، تو انسان فرشتہ بنے۔

انسان پہلے تو پتھر تھا، پھر درخت بنا، حیوان بنا، بندر ہوا، اسکے بعد انسان بنا۔ انسان فرشتہ بنے، اُس سے بھی زیادہ بلند ہو، دوبارہ حیوان بھی بنے، پتھر بھی بنے، یہ سب اپنے اختیار میں ہے۔ یہ بات نصیب پر منحصر نہیں ہے۔

تکبّر اور دُنیا کی محبت چھوڑ دو تو دل صاف ہوگا۔

فرمان ماننے میں تمہارا اپنا فائدہ ہے۔

گاؤں کے تمام لوگ ہمیشہ جماعت خانے میں جائیں۔ گنان بولیں، خیال کریں، مجلس کریں اور گنان کی معنی نکال کر واقفیت حاصل کریں۔

عقلمند خیال کرے اور ہمارے فرمان پر عمل کر کے معنی نکالے۔ نادان ہے، وہ ہمارے سخن(فرمان) کو چھوڑ دیتا ہے اور خراب ہوتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ اصل مقام پر پہنچے۔ دین کے کام میں غافل ہوگے تو نہیں پہنچ سکوگے، حیوان ہو جاؤ گے، اور حیوان کی جگہ پر پہنچو گے۔

تم کتنے عرصے تک غافل رہو گے؟ اپنا دین مضبوط رکھو تو تم اصل مقام پر پہنچ سکو۔

تم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جانا چاہتے ہو گے، تو اٹھ کر چلو گے، تب پہنچ سکو گے۔ همیشه خُداوند تعالیٰ کی عبادت کرو گے، تو اس مقام پر پہنچو گے۔

Farman 66 (52

حضرت عیسیٰ ایک دن جنگل سے گزر رہے تھے۔ آپؑ کے اصحاب آپکے ہمراہ تھے۔ راستے میں انہیں ایک شیر ملا، اُس کے باوجود وہ آگے چلے۔ راستے میں ایک مرے ہوئے جانور کو دیکھ کر، حضرت عیسیٰ نے دُعا فرما کر اُسے زنده کیا۔

کئ دنوں کے بعد حضرت عیسیٰ کو ایک آدمی سامنے ملا، اُسے دیکھ کر حضرت عیسیٰ فوراً بھاگ نکلے اور دوسرے راستے سے گھر گۓ۔ اصحابوں نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا که ، صاحب! آپؑ شیر سے نه ڈرے اور انسان سے ڈر کر کیوں بھاگ گئے؟

حضرت عیسیٰ نے جواب دیا که وه شخص احمق نادان تھا۔ اسکا دل سیاه تھا۔ میرے فرمان سے مُردے زنده ہوتے ہیں، مگر نادان شخص کو میرے فرمان اثر نہیں کرتے، ہر ایک میرے فرمان مانتے ہیں، مگر احمق نادان میرے فرمان نہیں مانتا۔ اس لئے میں بھاگ گیا۔

اس پر مولانا حاضر امام نے فرمایا: نادان دین کا دشمن ہے۔ فرمان خیال میں نہیں لے گا، وہ احمق نادان ہے۔ فرمان نہ سُنے وہ نادان ہے۔

ایمان ایک بیمثال زیور ہے۔

تم ابھی نہیں سمجھتے، لیکن جب مر جاؤ گے تب فائدے کا صحیح احساس ہوگا۔ جواہرات کو نہ پہچانے، تب تک قدر نہیں ہو گی۔ مرجاؤ گے تب احساس ہوگا۔

فرمان ہوتے ہیں، اس پر اچھی طرح توجہ اور خیال رکھو۔

تم جماعت بھی ہمارے اصحاب ہو۔ پیغمبرؐ کے تمام اصحابوں نے گھربار چھوڑ دیا تھا۔ پیغمبرؐ کے ہمراہ جانے کے لئے، مکہ سے اپنے گھربار کو ترک کیا۔ اپنے بال بچوں کو چھوڑ دیا، اور تمام چیزیں چھوڑ کر مدینہ میں حضرت علیؑ کے پاس آئے اور پیغمبرؐ کے حضور میں پیش ہوئے۔ تم بھی اسی طرح فرمان پر چلو۔

انسان دُنیا میں مسافر ہے۔ تمہارا اصل گھر آخرت میں ہے۔

دُنیا ایک بَد چلن عورت کی طرح ہے، اُسے جلدی نکال دینا چاہیئے۔ انسان ایسی عورت میں دل لگائے تو اس سے کیا فائدہ ہو؟

عبادت بندگی کرو اور ایمان نہ ہو گا تو کیا فائدہ؟

ہم تمہارے لئے کہتے ہیں، ہمارے لئے کچھ نہیں ہے۔ تم قبول کرو گے تو فائدہ ہوگا ورنہ نقصان ہوگا۔ تمام باتیں تمہارے اختیار میں ہیں۔

زمین کو کاشت کیا جائے تو اناج پیدا ہو، اور تب ہی فائدہ ہو۔ کاشت نہ کرو تو کیا فائدہ ہو؟

عبادت نہ کرو تو کیا فائدہ؟ ایسے انسان ہو تو بھی کیا اور نہ ہو تو بھی کیا؟

چابی تمہارے ہاتھ میں ہے، اب کھولو یا نہ کھولو، وہ تمہاری مرضی! ہم تو محنت کر کے تمہیں دکھاتے ہیں۔

تم نیند میں گھرے ہوئے ہو، اس لئے توپ کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ سوئے ہوئے شخص کو جس طرح اُٹھایا جاتا ہے، اسی طرح ہم تمہیں جگاتے ہیں کہ اٹھو! عبادت میں مشغول ہو جاؤ، بھولنا نہیں۔ تین بجے کی عبادت میں بہت فائدہ ہے۔

ہماری باتیں سُن کر عمل کرو گے تو ایمان سلامت رہے گا، دُنیا میں روشنی ہوگی۔

خیال کرو۔ انسان نے شیطانی نہ کی ہوتی تو اصل مقام سے باہر نہ نکلا ہوتا۔ خُداوند تعالیٰ نے اُسے اصل مقام سے باہر نکالا۔

تمہارا اصل مقام بہت بلند ہے، مگر اب بہت دور ہے۔ اصل عقلمند ہوگا، وہ بہت بہت خیال کرے گا کہ میں قید خانے میں کہاں سے آیا؟

مومن کے لئے دُنیا قید خانہ ہے، تمہارے اپنے لئے بھی دُنیا قید خانہ ہے! ہمارے لئے بھی زندگی قید خانہ ہے۔

ہم دُنیا سے بیزار ہیں دوبارہ کہتے ہیں کہ بیزار ہیں۔ ہمیں اصل مقام چاہیئے۔ تمہیں بھی اصل مقام چاہیئے۔

ایمان کی سلامتی کے ساتھ عبادت کرو گے تب اچھے مقام پر پہنچو گے۔

اصل مقام کی نسبت اور کون سا بڑا (بلند) مقام ہے؟ محنت کرو گے تو اس مقام پر پہنچو گے۔ دو گھوڑے والی گاڑی میں بیٹھ کر نہیں پہنچو گے، مگر پیدل چل کر پسینہ نکالو گے تب پہنچو گے۔

ایک بڑا مینار ہے اُس پر چڑھو گے تب اس اصل مقام پر پہنچو گے۔ محنت کرو گے تب بلند مقام پر پہنچو گے۔ تمہاری اصل جگہ وہ ہے۔

دل صاف نہیں کرو گے، دل میں دشمنی ہوگی، دُنیا کی محبت ہو گی تو اُس مقام پر نہیں پہنچو گے۔

تانبا اور سونے کو پرکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ انسان کے بارے میں بھی ایسا ہی ہے۔ دل میلا ہو گا تو اُس مقام پر نہیں پہنچو گے۔

تمہارا اصل مقام کتنا بلند ہے اُس سے تم لاعلم ہو۔

سلمان فارسی اہل بیت تمہارے جیسا تھا۔ پیغمبر فرماتے تھے کہ سلمان فارسی اہل بیت جیسا اچھا تھا۔ وہ اپنے اصل مقام پر پہنچا۔

سلمان فارسی بھی تمہارے جیسا آدمی تھا۔ تم بھی عبادت کر کے سلمان فارسی جیسے بنو۔ تم عبادت کرو تو پیر صدردین جیسے بنو۔ جانور جیسے بنو تو تمہیں کیا فائدہ ہو؟

جواہرات ہیں مگر وہ تجوری میں ہیں۔ اُسے تالا ہے وہ تم نہیں جانتے دوسرے بھی نہیں جانتے۔

تم اپنی اچھی طرح حفاظت کرو اور ایمان پر ثابت قدم رہو۔ تم ہمیشہ جماعت خانے جاؤ۔ غافل نہیں بنو۔

پیسے نہ ہو تو نہ دو مگر عبادت کرو۔ عبادت کا بوجھ غریب اور دولت مند دونوں پر یکساں ہے۔

ایمان میں مشغول رہے اُسے بہت فائدہ ہے۔

ایک طرف پوری دُنیا کا مال اور دوسری طرف عبادت، ایسا عبادت کا زبردست وزن ہے۔

تم مومن ہو۔ روزانہ زیادہ سے زیادہ نیک بنو۔ دین کے راستے میں ہزار زینے ہیں اس میں سے سو زینے چڑھے تو کیا فائدہ؟

دن اور رات فضول میں گنواؤں گے تو کیا فائدہ؟

(54) Farman 68

جو منافق ہیں، وہ ہمارے فرمان پر کان نہیں دھرتے۔

تمہارا مذہب سونے اور ہیرے جواہرات سے بھی زیادہ اعلیٰ ہے۔

ہمارے فرمان جواہرات جیسے سمجھو۔ خانہ وادان

(55) Farman 69

مومن کو دُنیا میں کوئی بھی نقصان ہوتا ہے، تو اسکو اسکا دُکھ نہیں ہوتا۔ اپنا فرزند گذر جائے تب بھی غم نہ کرنا۔ دُنیا میں مومن کو نقصان پہنچے، تو بھی وہ غم نہ کرے۔ دین کے اعتقاد اور ایمان کی یہی نشانی ہے۔

ظاہر اور باطن کے شیطان سے دور رہے۔ تمہارا مذہب ایسا ہے کہ اگر اس پر عمل کرو تو فرشتے اور ملائک جیسے بن جاؤ اور تمہارا روح پاک ہو جائے۔

تمہارے دل میں خداوند تعالیٰ کا نور ہے۔ لیکن اگر دین پر برابر چلو تو تمہارے دل میں خداوند تعالیٰ کا نور ظاہر ہو جائے۔ گنان و فرمان میں فرمایا ہے، اس کے مطابق چلو، ان

کی کتابیں صحیح طرح پڑھو۔ انکی معنی نکالو، ان پر عمل کرو۔

انشاءاللہ، جو کوئی اچھے کام کرے گا، انکے منہ سفید ہونگے۔

تم ہمارے مرید ہو، امید ہے کہ آخرت میں تمہاری صورت ہمیشہ سفید رہے گی۔ خانہ وادان

.(56) Farman 70

موسیٰ پیغمؑبر ایک مرتبہ کوہ طُور پر گۓ۔ بنی اسرائیل کے لوگ موسیٰ پیغمبر کے مُرید تھے۔ موسیٰ پیغمؑبر جب کوہ طور پر گئے، تب انکی غیر حاضری میں بنی اسرائیلیوں نے گائے کے بچھڑے کو پیغمبر کی جگہ رکھا اور گائے کو خدا مانا، اور گائے کے بچھڑے کے پاؤں چومنے لگے۔ وہ گائے تھی، انسان کی صورت نہ تھی۔

تمہاری بھی ایسی حالت ہم دیکھتے ہیں۔ تمہیں بنی اسرائیل جیسا دیکھتے ہیں ۔

تمہیں پیغمبر اور سلمان فارسی جیسا بننا چاہیۓ۔ پیغمبر کے کتنے اصحاب کی حالت تم جیسی تھی۔ تم میں عمر العاص جیسے کئ لوگ ہیں، جو امام کے فرمان نہیں مانتے۔

پہلے زمانے میں معاویہ ہو گزرا، اس جیسے بھی ہیں۔

الحمدللہ، تم میں سے بہت سے مومن ہیں. انکا اعتقاد صاف ہے۔

جس امام کا زمانہ ہو، اس امام کے فرامین ماننے چاہیئیں۔ پہلے جو امام ہو گزرے ہیں، انکے فرمان مانو اور ہم امام، حاضر بیٹھے ہیں انکے فرمان نہ مانو، تو کوئی فائدہ نہیں۔ دُنیا ہمیشہ رنگ بدلتی رہتی ہے۔ نئے نئے قانون بنتے جاتے ہیں۔ بہت سی نئی چیزیں جو ابھی ہیں، وہ پہلے نہیں تھیں اور کتنی ہی پرانی چیزیں جو پہلے تھیں، وہ اب نہیں ہیں۔ موجودہ زمانے میں، وقت کے مطابق چلنے کی ضرورت ہے۔

تیرہ سو سال پہلے عربوں کی حالت بہت اچھی تھی۔ ہندوستان میں بھی شروع میں عربوں کے رسم و رواج، اچھے تھے۔ تب عربوں کا بہت اچھا دور تھا۔ اب دنیا میں بھی بہت سی تبدیلیاں ہو چکی ہیں۔

دین کے راستے میں آدمی کی ہمت چاہیئے۔

بہت سے پہلوان تھے، جن کی مولا مُرتضیٰ علیؑ کے پاس بہت عزت تھی۔ وہ مولا کو عرض کرتے تھے کہ، آپ ہمیں دُعا فرمائیں، تاکہ ہماری فتح ہو۔ تب مولا مرتضیٰ علی انکو فرماتے تھے کہ، اس طرح فتح نہیں ملتی۔ فتح حاصل کرنے کے لئے تین چیزیں چاہیئیں:- پہلی: بلند ھمت۔ دوسری: تیز دھار والی تلوار۔ تیسری: خدا کی رحمت۔

اگر ناہمت ہو اور تلوار اچھی نہ ہو، اور وہ خدا کی رحمت مانگے، تو رحمت کیسے اترے؟ ناہمت پر خُدا کی رحمت کس طرح اترے؟ یہ انسان کے ہاتھ میں ہے۔

الحمدللہ، تم سب مومن ہو۔ تم فکر رکھو۔ روز بروز زیادہ سے زیادہ نیک بنتے جاؤ۔ مثال سلمان جیسے بنو۔

دین کے واسطے اولاد، جان مال سب قربان کرو۔ اگر اس طرح کرو گے، تو الماس جیسے بنو گے۔ اگر اس طرح نہیں کرو گے تو شیشے جیسے بنوگے۔ شیشے کو چاہے جتنا بھی صاف کرو پھر بھی، وہ الماس جیسا نہیں ہوگا۔ خانہ وادان۔

(58) Farman 72

فرمان اور گنان کے مطالعہ کی عادت نہیں رکھو گے تو شیطان فریب دے دے گا اور دین پر مستقیم نہیں رہ سکو گے۔

ہمارے درویشی مذہب کو حقیقتی کہا جاتا ہے۔ حقیقتی دین پر عمل دل کے اندر کرنا چاہیۓ۔

پہلے جو لوگ، گنان اور علم پر عمل کیا ہے، وہ پار اتر گئے ہیں۔ تم بھی سچے دل سے چلو گے تو فرشتے جیسے بنو گے۔

تم پاک دل ہوگے تو فرستے جیسے بنو گے۔

(59) Farman 73

پہلے خود برابر سمجھنا اور پھر دوسروں کو سمجھانا چاہیۓ، اس طرح انتہائی فائدہ ہوگا۔ علم کے ذریعے پہاڑ جیسے مشکل معاملات آسان کر دیۓ جاتے ہیں۔ محنت کر کے علم سیکھو اور ہمت رکھو۔ جس میں ہمت ہے، وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتا ہے۔

عبادت بندگی میں مشغول رہو گے تو تمہارے اندر خدا کا نور روشن ہوگا اور بُرائی والے کام ختم ہو جائیں گے۔ اگر تمہاری عبادت کرنے کی عادت نہیں ہوگی، تو تمہاری دُنیا اور دین سب برباد ہو جائیں گے۔

دُعا نہ آتی ہو تو بارہ تسبیح "پیر شاہ" کے نام کی پڑھے۔

انسان جب پہلوان بننا چاہتا ہے تب ورزش کرتا ہے، اس لئے عبادت بندگی کر کے دین کے پہلوان بنو۔ دین کی پہلوانی کی جو ورزش ہے، وہ روحانی ورزش ہے۔ ایماندار شخص اگر غریب ہو، لیکن اگر اس میں ہمت ہوگی تو ایک بڑے کنویں میں کُود پڑنے سے نہیں ڈرے گا۔ وہ فوراً کُود پڑے گا. تم ڈرو نہیں اور ہمت والے بنو۔

گنان ، قرآن اور مثنوی وغیرہ کی معنی کا موازنہ کر کے سمجھایا جائے تو بہت اچھا اثر پڑے گا۔

گنان کا علم ایسا ہے کہ برابر سنیں تو یہ علم دل میں اتر جائےگا۔ اگر کوئی برابر معنی کرنے والا ہو تو اندھے کو بھی سمجھا سکتا ہے۔ قرآن شریف کی معنی اس طرح کرنی چاہیۓ، جس طرح مثنوی کی معنی کی جاتی ہے۔ قرآن، گنان اور مثنوی سب کی ایک جیسی معنی کر کے بتانی چاہیۓ۔ جس طرح پیر صدردین کی تعلیمات ہیں، اسی طرح مثنوی کی معنی ہے، لیکن وہ فارسی میں ہے۔ اس لئے معنی سیکھنی چاہیئے۔

جو شخص اپنے روح کو سنبھالتا ہے، اس نے تو ایک ہی روح کو سنبھالا۔ جماعت کی خدمت کرنے میں عبادت سے زیادہ فائدہ ہے اور یہ بہت سی روحوں کو سنبھالنے کے برابر ہے۔ سامنے اگر بغیر اعتقاد کا شخص ہو، اگر اسکو بھی پاک ایماندار شخص نصیحت کرے تو اسکی نصیحت اثر کرتی ہے۔ خانہ وادان۔

(62) Farman 76

مومن کے دل کی خوبی ایسی ہے کہ ہم انکے دل میں رہتے ہیں۔ تمہارا نام مومن ہے. مرحوم آقا شاہ حسن علی اور آقا علی شاہ داتار فرما گئے ہیں کہ تم ہمارے فیملی کے ہو۔

(63) Farman 77

تم انسانی صورت میں ہو خُداوند تعالیٰ نے تم پر بہت ہی مہربانی کی ہے کہ تمہیں محبت سے ست پنتھ دین میں جنم دیا ہے مگر حیف (افسوس) ہے کہ جانور کی مانند جنم چلا جاتا ہے اور انسان پھر خاک میں داخل ہو جاتا ہے۔

روز قیامت میں دوسرے لوگوں کے لئے تو ایک بہانہ بھی ہے کہ انہیں ست پنتھ دین کا علم نہیں تھا مگر تم عرب، بدخشانی، خوجہ، مومن اور دوسرے جتنے اسماعیلی ست پنتھی ہیں وہ قیامت کے دن انکا کوئی بھی بہانہ نہیں چلے گا۔ تمہارے پاؤں کے نیچے خزانے کا انبار ہے۔ اس پر مٹی کا

ڈھیر لگا ہوا ہے اُسے تم اس طرف یا اُس طرف نہیں کر سکتے، تاکہ خزانہ تمہارے ہاتھ لگ سکے۔

خیال کرو! اس جگہ پر ایسا تیل ہے کہ جس کی روشنی بہت ہی ہوتی ہے۔ مثلاً یہ بجلی کی بتی تمہارے قریب جلتی ہے۔ اُسے تم دیکھتے ہو یہ بتی دُنیاکی ہے۔تمہارے روح کے چراغ میں روغن کا ڈھیر ہے مگر اُسے دیا سلائی سے نہیں جلاؤ گے تو روشنی کیسے ہو؟ تمہاری اب جو بقیہ زندگی ہے اُسے کب تک بے فائدہ اور بے خبری سے گنواتے رہو گے؟ تم باطنی علم سے واقفکار بنو۔

تم عبادت نہیں کرتے۔ یہ اسماعیلی دین جو بہت ہی عظیم دین ہے، اُسے تم نہیں سمجھتے جس کی وجہ سے دوسروں کے دین کی طرف راغب ہو جاتےہو۔ تم خبردار ہو جاؤ۔ تم شیطان کی بازی کھا جاتے ہو۔ تم خیال کرو کہ تمہارے ہاتھ میں جواہر ہیں۔

تمہارے آدم کے اوتار (وجود) کو پہچانو۔ انسانی وجود کا تمہارا مرتبہ سمجھو۔

انسان کی دو حالتیں ہیں۔ ایک حالت فرشتے کی اور دوسری حالت شیطان کی ہے۔ انسان میں فرشتہ بھی ہے اور حیوان بھی ہے۔ فرشتہ بننا یا حیوان بننا یہ تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔ گدھے (احمق) جیسے لوگ آکر ہمیں پوچھتے ہیں کہ ہم کیا کریں؟ ہمارے خیال دُنیا پر ہیں اور عبادت بھی زبان کی

ہے۔ ایسے لوگوں کو ہم کیا جواب دیں؟ اس لئے ہمیں کان بند رکھ کر چپ بیٹھنا پڑتا ہے۔

جس طرح فرشتوں کے اوپر شاہ ہے، اسی طرح تمہارے اوپر بھی ہے۔ فرشتوں کے اندر ایک کنواں ہے اسی طرح تمہارے اندر بھی کنواں ہے۔ جب تک گڑھا ڈال کر پانی نہ نکالا جائے تب تک پانی ہاتھ نہیں آتا۔ تم کب تک بازی (فریب) کھاؤ گے؟ کب تک تمہارے خیالات دُنیا پر رکھو گے؟

رات خُداوند نے کس لئے بنائی ہے؟ رات کا تمام وقت سونے کے لئے نہیں ہے۔ عبادت کے لئے بھی ہے اور عبادت میں خوشی پنہاں ہے۔

انسان کے لئے چھ گھنٹے نیند بہت ہے۔ باقی کا رات کا وقت عبادت میں گزارو۔ تم کہتے ہو کہ ہم مومن ہیں تب ہم پوچھتے ہیں کہ جانور کی نسبت کون سا ہنر تمہارے میں زیادہ ہے؟

تم خیال کرو، تم کس مرتبے پر پہنچے ہو؟ تمہاری فضیلت اور تمام وقت روح کو پہچاننے کے لئے ہے۔ اس وقت تمہارے دونوں جانب دو راستے ہیں۔ ایک جانب ایک راستہ ہے اور دوسری جانب دوسرا راستہ ہے۔ ایک راستہ حیوان یعنی جسم کا ہے اور دوسرا راستہ روح کا یعنی فرشتے کا ہے۔ فرشتے کی سڑک آسمان پر جاتی ہے۔ اگر تم اُس راستے پر چلو گے تو

ساتویں آسمان پر جاپہنچو گے۔ اگر اُس راستے کو چھوڑ دو گے تو تمہارا روح زمین پر ہی رہ جائے گا۔

ساتویں آسمان پر جو سڑک جاتی ہے اُسکا خیال کرو۔ انسان ہو کر کب تک حیوان جیسے رہو گے؟ دُنیا پر کب تک محبت رکھو گے؟ کب تک دُنیا کی بازی کھاتے رہو گے؟

اگر تم ہمت رکھ کر آسمان کی سڑک پکڑو گے تو جو چیز ہمارے ہاتھ میں ہے وہ بچپن میں دیکھ سکو گے۔ اگر تم ایک دل ہوکر اور محبت سے سچے راستہ پر چلو گے تو آسمان پر چڑھ سکو گے ورنہ زمین پر رہو گے۔ سب تمہارے اختیار میں ہے۔